36387-قربانی کس کس کے لیے کافی ہو سکتی ہے

سوال

میں اور میری بیوی اور اولاد ملا کر ہم آٹھ افراد بنتے ہیں تو کیا ہمیں ایک ہی قربانی کافی ہے یا ہر ایک شخص کے لیے ایک قربانی ہوگی ؟
اور اگر ایک ہی قربانی کافی ہے تو کیا میں اور میرا پڑوسی ایک ہی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بھیڑ، بکری اور مینڈھے کی ایک قربانی آدمی اور اس کے اہل و عیال وغیرہ کے لیے کافی ہے ۔

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے پاؤں ، کالی آنکھوں والے مینڈھے قربانی کرنے کا حکم دیا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

اے عائشہ چھری لانا (مجھے چھری پکڑاؤ) تو میں نے انہیں چھری دی انہوں نے وہ چھری لی اور مینڈھا پکڑ کر لٹایا پھر اسے ذبح کیا (ذبح کرنے کی تیاری کرنے لگے) اور فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر ، اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ال محمد اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قبول فرما اور پھر اسے ذبح کر دیا ۔ رواہ مسلم ۔

دو بریکٹوں کے درمیان حدیث کی شرح ہے اور حدیث کے اصل الفاظ نہیں ہیں ۔

اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کی جانب سے ایک بکری کی قربانی دی وہ کھاتے اور کھلاتے تھے ۔

اسے ابن ماجہ ، اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح کہا ہے ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔ دیکھیں صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (1216) ۔

لھذا جب کوئی شخص بھیڑ ، بکری یا مینڈھا ذبح کرتا ہے تو وہ ایک ہی اس اور اس کے اہل و عیال اور اپنے گھر والوں میں زندہ یا فوت شدہ جس کی جانب سے وہ نیت کرے کافی ہے ، اور اگر وہ کچھ بھی نیت نہ کرے بلکہ اسے عام رکھے یا خاص کر دے تو اس کے اس کے گھر والوں میں ہر وہ شخص داخل ہو جائے گا جو عرف یا لغت کے لحاظ سے ان الفاظ شامل ہوتا ہے ۔

عرف میں وہ لوگ گھر والوں میں شامل ہوتے ہیں جن کی وہ اعالت کرتا ہے یعنی بیویاں اولاد اور رشتہ دار ، اور لغت میں ہر قریبی شامل ہے اس کی اولاد اور اس کے والد کی اولاد اور باپ دادے کی اولاد وغیرہ ۔

اور اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ اس سے کافی ہے جس کے لیے ایک بکرا وغیرہ کافی ہوتا ہے ، لھذا اگر کسی نے اپنے اور اپنے گھر والوں کی جانب سے اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ قربانی کیا تو یہ ان سب کی جانب سے کافی ہوگا ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ھدی (یعنی حج کی قربانی) میں گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ ایک بکرے وغیرہ کے قائم مقام کیا ہے

، تو اسی طرح قربانی میں بھی کافی ہوگا کیونکہ اس میں حج اور عام قربانی میں کوئی فرق نہیں ۔

دوم :

ایک بکری مینڈھا وغیرہ دو شخصوں یا زیادہ کے لیے کافی نہیں کہ وہ دونوں اسے خرید کر قربانی کریں اور اس میں شریک ہوجائیں ، کیونکہ اس کا کتاب وسنت میں کوئی وجود نہیں ملتا ۔

اور اسی طرح اونٹ اور گائے میں آٹھ اشخاص شریک نہیں ہوسکتے (لیکن اونٹ یا گائے میں سات افراد شریک ہوسکتے ہیں) اس لیے کہ عبادات توقیفی ہوتی ہیں (یعنی اس میں کوئی بھی کمی وبیشی نہیں کی جاسکتی) اس کی کیفیت اور کمیت محدودہ میں کوئی کمی وبیشی نہیں ہوسکتی ، یہ ثواب میں شرکت کے علاوہ ہے ، کیونکہ ثواب میں بلاحصر شرکت کی نص ملتی ہے جیسا کہ بیان بھی ہوچکا ہے ۔

واللہ اعلم.